تلخیص و ترجمہ

SAMARRA

سُرّ مَنْ رَّأٰی [1]

عہدِ بنی عباس کا مشہور تاریخی شہر

کپتان کریسول پروفیسر جامعہ فواد اول کے قلم سے

مؤرخ یعقوبی سُر من رای کی تاسیس کے متعلق لکھتا ہے[2]

سُر من رای خلفاء بنو ہاشم کا دوسرا فنی شاہکار ہے، آٹھ خلفاء عباسیہ کا مرکز حکومت رہا ہے جن کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ معتصم ابن ہارون الرشید، بانی اول اور موسس۔ ۲۔ واثق، ہارون بن معتصم۔ ۳۔ متوکل جعفر بن المعتصم۔ ۴۔ منتصر محمد بن المتوکل۔ ۵۔ مستعین احمد بن محمد بن المعتصم۔ ۶۔ معتز ابو عبداللہ بن المتوکل۔ ۷۔ مہدی محمد بن الواثق۔ ۸۔ معتمد احمد بن المتوکل۔

احمد بن یعقوب کا بیان ہے:۔

---

[1] سُر من رای (جس نے دیکھا خوش ہوا) اصل تلفظ ہے۔ سامرا (مقصور و ممدود) اسی کا اختصار ہے۔ لوگوں کی زبان پر یہی چڑھا ہوا ہے۔ بغداد، تکریت کے درمیان دجلہ کے مشرقی ساحل پر بغداد سے ۹۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہی سامرا ہے جہاں وہ مشہور سُرنگ ہے جس کے متعلق شیعوں کا عقیدہ ہے کہ مہدیؑ یہاں سے نکلیں گے۔ کہتے ہیں اس شہر کو سب سے پہلے سام بن نوح نے آباد کیا اور یہ اُسی کی طرف منسوب ہے۔ فارسی میں اس کا تلفظ سام راہ (سام کا راستہ) ہے۔ مشہور ہے کہ اس مقام کے متعلق برکت کی روایات سُنکر اول سفاح نے یہاں شہر آباد کرنا چاہا لیکن اس کے مقابلہ پر آباد کیا۔ منصور نے بغداد کی بنیاد رکھنے کے بعد اسے آباد کرنا چاہا اور بروان میں اس کی بنیاد بھی ڈالی لیکن پھر رائے بدل گئی اور بغداد ہی کو پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ رشید کی نظر انتخاب بھی اس پر پڑی مگر اُس نے بھی اس کے مقابل ایک عظیم الشان قصر اکا سرہ کے ایک قدیم شہر کے کھنڈرات پر آباد کیا۔ آخر قرعہ فال معتصم کے نام پر نکلا اور ۲۲۱ھ میں اُس نے اسے آباد کیا۔ معجم البلدان ج ۵۔ [2] البلدان صفحہ ۲۸۔

جس جگہ اب سُر من رأیٰ آباد ہے قدیم زمانہ میں یہاں علاقہ طیرہان کا ایک لق و دق اور سنسان صحرا تھا اور جہاں اب قصر سلطان معروف "دار العامہ" ہے یہاں نصاریٰ کی ایک خانقاہ تھی بعد میں یہی خانقاہ بیت المال (خزانہ سرکاری) بن گیا تھا۔ جب معتصم سنہ ۲۱۸ھ / ۸۳۳ء میں طرطوس سے واپسی پر بغداد پہنچا تو قصر مامون میں اُترا کچھ زمانہ کے بعد بغداد کی مشرقی جانب اس نے ایک محل تیار کرایا اور سنہ ۲۱۸ھ سے سنہ ۲۲۱ھ تک وہیں مقیم رہا یہاں معتصم کے ہمراہ ترکوں کی ایک بہت بڑی جماعت تھی جو اس وقت تک عجمی شمار ہوتے تھے۔

یعقوبی کہتے ہیں جعفر خشکی نے مجھ سے بیان کیا۔

مامون کے عہد حکومت میں مجھے معتصم سمرقند نوح بن اسد کے پاس ترکی غلام خریدنے کے لیے بھیجا کرتا تھا۔ میں ہر سال کافی تعداد میں غلام خرید کر لاتا تھا، چنانچہ مامون کے عہد میں ہی معتصم کے پاس تقریباً تین ہزار ترکی غلام جمع ہو گئے تھے (طولون جس کے بیٹے احمد بن طولون نے مصر میں دولت طولونیہ کی بنیاد ڈالی انہی ترکی غلاموں میں سے تھا) جب زمام خلافت معتصم کے ہاتھ آئی تو وہ ترکی غلاموں کو مہیا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو گیا۔

یہ ترک غلام جب گھوڑوں پر سوار ہو کر شہر میں نکلتے، نہایت لاپروائی سے گھوڑے دوڑاتے آنے جانے والوں سے تصادم ہوتا یہ نہایت بے باکی سے لوگوں کو مارتے قتل کرتے اور پھر ان مقتولین کا خون ضائع جاتا۔ ان لوگوں سے بازپرس نہ ہوتی۔ معتصم کو یہ بات گراں گذری۔ چنانچہ اُس نے بغداد چھوڑنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔[1]

[1] مورخین لکھتے ہیں کہ معتصم کے عساکر کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی یہاں تک کہ صرف ترک غلاموں کی تعداد ستر ہزار تھی۔ ان لوگوں نے اہل شہر پر دست درازی اور فتنہ و فساد کا بازار گرم کیا لوگوں نے معتصم سے فریاد کی اور اس کے قصر پر زبردست مظاہرہ کیا اور کہا کہ ہم امیر المومنین کا قرب پسند کرتے ہیں لیکن آپ کے ان غلاموں سے ہم تنگ ہیں لہٰذا یا انہیں اس دست درازی سے روکیے یا کہیں منتقل کیجیے معتصم نے اس پر غور کیا اور آخر یہی فیصلہ کیا کہ

شماسیہ ایک سرسبز و شاداب مقام تھا۔ مامون اکثر سیر و تفریح کے لیے وہاں جاتا اور کئی کئی ماہ رہتا معتصم نے چاہا کہ شماسیہ میں بغداد کی شمالی مشرقی جانب ایک شہران ترکوں کے لیے آباد کرے، مگر جگہ ناکافی تھی، ادھر بغداد کا قرب بھی پسند نہ تھا، اس وجہ سے یہ ارادہ ترک کر دیا۔ اس کے بعد فضل بن مروان کے مشورہ سے جو اس وقت وزیر تھا بروان آیا یہ جگہ بغداد سے دو میل کے فاصلہ پر شمال مشرقی جانب واقع ہے یہ واقعہ ~~۲۲۱~~ ۸۳۶ء کا ہے۔ چند روز یہاں قیام کیا انجینیروں کو بلایا، آخر یہ مقام بھی ناپسند ہوا اور وہاں سے دجلہ کی مشرقی جانب احمشا گیا جگہ دیکھی اور دجلہ کے کنارے ایک شہر آباد کرنے کی تجویز ہوئی نہر کھودنے کے لیے جگہ کی تلاش ہوئی، خاطر خواہ جگہ دستیاب نہ ہوئی اس لیے اسے بھی چھوڑا۔

پھر مطیرہ نامی گاؤں میں پہنچا، وہاں سے قاطول گیا، یہ جگہ پسند آئی۔ چنانچہ شہر کے وسط میں قاطول نامی نہر کھدوائی اور قرار پایا کہ دجلہ اور قاطول کے کناروں پر عمارتیں بنائی جائیں۔ تعمیر کے لیے داغ بیل ڈالی گئی، سول لائن اور سکرٹریٹ کے لوگوں اور دوسرے اشخاص کو عمارت کے لیے زمینیں دی گئیں لوگوں نے مکانات بنانے شروع کر دیے، دیواریں اٹھنے لگیں، قاطول اور دجلہ پر بازاروں کی داغ بیل پڑ گئی، جو عمارتیں بن چکی تھیں معتصم اور دوسرے لوگوں نے ان میں رہنا شروع کر دیا۔ مگر پھر دفعۃً یہ خیال بدلا، کہنے لگا قاطول کی زمین تو بیکار سی معلوم ہوتی ہے۔ یہاں سوائے ریت اور سنگریزوں کے اور کچھ نہیں، اچھی تعمیر بھی یہاں دشوار ہے، زمین کا رقبہ بھی تھوڑا ہے۔

آخر ایک روز شکار کو گیا، گھومتے گھومتے اس مقام پر پہنچا جہاں اب سرمن رای آباد ہے۔ یہ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں طیرہان کے علاقہ میں ایک بے آب و گیاہ ویران صحرا تھا۔ یہاں ایک خانقاہ تھی وہاں گیا، راہبوں سے بات چیت کی انہوں نے بتایا کہ ہماری کتب قدیمہ میں لکھا ہے کہ کسی زمانہ میں اس جگہ کا نام سرمن رای رکھا جائیگا۔ نیز یہ کہ سام بن نوح کا شہر تھا صدیوں کے بعد پھر آباد کیا جائیگا، ایک کامیاب اور مظفر و منصور حکمراں اسے آباد کریگا جس کے رفقا ایسے ہونگے

بھاگے ہونگے جیسے صحرا کے پرندے وہ خود اور اُس کی اولاد یہاں آباد ہوگی معتصم نے کہا خدا کی قسم میں اسے ضرور آباد کرونگا، میں خود اور میری اولاد یہاں آباد ہوگی۔

غرض معتصم نے یہاں قیام کرنے کا فیصلہ کر لیا، چنانچہ اس نے محمد بن عبد الملک الزیات، ابن ابی داؤد، عمر بن فرح، احمد بن خالد معروف بہ ابو الوزیر اپنے مشیران کار کو بلایا اور اُن سے کہا یہ زمین ان خانقاہ والوں سے خرید لو اور چار ہزار دینار اس کی قیمت ان کو دیدو۔ چنانچہ معاملہ ہوگیا، انجینر بلائے گئے اور حکم دیا گیا کہ اس مقام پر سب سے بہتر جگہ انتخاب کرو۔ اُنہوں نے شاہی محلات کے لیے چند قطعات زمین منتخب کیے۔ معتصم نے ارکین سلطنت میں سے ہر شخص کو ایک قصر کی تعمیر سپرد کر دی۔ اور اس کے بعد سپہ سالاران افواج اور ارباب حکومت اور دوسرے لوگوں کو عمارت کے لیے مربعے دیے۔ جامع مسجد کی بنیاد رکھی گئی اور اس کے چاروں طرف بازاروں کے نقشے تیار کیے گئے بازار نہایت فراخ اور کافی وسیع رکھے گئے ہر قسم کی تجارت کا مارکیٹ الگ بنایا گیا اور بغداد کے بازاروں کی طرح یہاں بھی ہر پیشہ کے لوگوں کی جگہیں الگ الگ متعین کی گئیں۔

ہر قسم کے ماہرین فن کاریگر، معمار اور تمام اہل حرفہ لوہار بڑھئی وغیرہ پیشہ وروں کی طلبی کے لیے تمام ملک میں فرامین جاری ہوگئے۔ بصرہ اور اس کے گرد و نواح، بغداد اور تمام عراقِ عرب، انطاکیہ اور تمام سواحل شام سے سال اور دوسری قسم کی عمارتی لکڑی شہتیر اور کڑیاں بھیجنے کے لیے احکام جاری کیے گئے، سنگ مرمر، سنگ مرمر کے ٹائل اور سنگتراشوں کی طلبی کے پروانے روانہ ہوئے۔ لاذقیہ وغیرہ میں سنگ مرمر کے کام کے کارخانے قائم ہوگئے۔

ترکی غلاموں کی سکونت کے لیے زمین کے قطعات تمام باشندوں سے جُدا تجویز کیے گئے اور ان کی آبادی عام شہری آبادی سے الگ رکھی گئی تاکہ وہ مولدین سے اختلاط اور میل جول نہ رکھ سکیں اور حکم دیا گیا کہ بجز اہل فرغانہ کے اور کوئی ان کے پڑوس میں نہیں رہ سکتا۔

اشناس ترکی اور اس کے رفقار کو کرخ نامی مقام عطا کیا اور متعدد ترک سپہ سالاروں کو اُس کے ساتھ شریک کرکے انہیں مسجدیں اور بازار بنانے کا حکم دیا۔

خاقان عرطوج اور اُس کے رفقار کے لیے "جوسق خاقانی" کے قریب کا علاقہ تجویز کیا اور حکم دیا گیا کہ تم اپنے رفقار اور دوستوں کے ساتھ وہاں قیام کرو اور شہری آبادی سے واسطہ نہ رکھو وصیف اور اُس کے رفقار کو حیر[1] کے متصل ایک بڑی زمین دی گئی۔ تمام ترکوں اور فرغانیوں کو شہری آبادی سے دور کشادہ زمینیں عطا کی گئیں۔ کوئی شہری اُن کے محلوں میں اُن کے ساتھ نہیں رہ سکتا تھا۔

ترکی غلاموں کی اس بے پناہ فوج کی سکونت سے مطمئن ہونے کے بعد معتصم نے لونڈیاں خریدیں اور اُن سے اُن کی شادیاں کردیں۔ "مولدین" کے ساتھ اُن کو شادی بیاہ کرنے سے ممانعت کردی۔ مگر اُس وقت جبکہ دارالاسلام میں خود اُن کی اولاد ہو اور پھر وہ آپس میں رشتے کریں (گویا اُس وقت اُن کو شہری حقوق حاصل ہونگے اور یہ دوسرے مسلمانوں سے تعلقات قائم کرسکینگے)۔

ان کنیزوں کے لیے بھی حکومت کی طرف سے وظائف مقرر کیے گئے اُن کے نام سرکاری دفاتر میں درج تھے، اُن کے نکاح کا سرکاری رجسٹروں میں اندراج ہوتا تھا۔

جب اشناس ترکی اور اُس کے رفقا کو آبادی کے آخری حصہ میں مغرب کی جانب قطعۂ زمین دیا گیا اور اُس کا نام کرخ رکھا گیا اور حکم دیا گیا۔ کہ کسی اجنبی شخص کو خواہ کوئی بھی ہو اپنے ساتھ نہ رہنے دیں اور نہ مولدین کے ساتھ بود و باش اختیار کریں، تو ایک اور قوم کو کرخ کے بالائی حصہ میں زمینیں دیں اور اس کا نام "دور" رکھا۔ ان محلوں میں مسجدیں اور حمام بنوالیے، اور چھوٹے چھوٹے بازار جن میں چارہ فروش، گوشت فروش، اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کی دکانیں تھیں جن کے بغیر روزمرہ کی ضرورتیں پوری نہیں ہوسکتیں۔

[1] حیر۔ سامرہ کا ایک مشہور قصر ہے۔ متوکل نے اس کی عمارت پر چالیس لاکھ درہم صرف کیے تھے۔

چنانچہ افشین حیدر بن کاؤس اسروشنی کو مشرقی جانب میں آبادی کے آخری حصہ میں تقریباً دو فرسخ زمین کا قطعہ دیا اور اس مقام کا نام "مطیرہ" رکھا۔ افشین کے رفقاء اور متعلقین کو بھی اسی کے محل کے قریب زمینیں دیں اور حکم دیا کہ اس علاقہ میں ایک چھوٹا سا بازار بنایا جائے جس میں حسب ضرورت دکانیں حمام اور مسجدیں بنائی جائیں۔

حسن بن سہل نے تمام آبادی اور بازاروں کے آخر میں زمین لی۔

آبادی کے آخری حصہ میں ایک پہاڑ تھا جس میں خشنہ بایک آباد ہوا۔

افشین کی جاگیر کا محل وقوع مطیرہ کے وسط میں تھا اور اُس وقت وہاں بالکل آبادی نہیں تھی رفتہ رفتہ آبادی اُس کے چاروں طرف پھیل گئی۔ یہاں تک کہ حسن بن سہل کا قطعۂ زمین بھی سرمن رائی کے وسط میں آگیا۔ عام پبلک عمارتیں ہر طرف پھیلتی گئیں اور مطیرہ تک آبادی پہنچ گئی تمام شہر پانچ بڑی سڑکوں اور اس سے ملحقہ محلوں پر مشتمل تھا۔

ا۔ سب سے بڑی سڑک سرنجہ" (سریہ) نامی تھی یہ مطیرہ سے شروع ہو کر وادی اسحٰق تک چلی گئی تھی۔ اس زمانہ میں اس وادی کو "وادیٔ اسحٰق" اس لیے کہتے تھے کہ اسحٰق بن ابراہیم متوکل کے زمانہ میں اپنی جاگیر سے منتقل ہو کر یہاں آگیا تھا اور اُس نے وادی کے سرے پر بہت وسیع عمارتیں بنائی تھیں۔ اس کے بعد اسحاق بن یحییٰ بن معاذ کی جاگیر تھی اور پھر اس بڑی سڑک کے دائیں بائیں زمین کے قطعوں میں اور اس کے گرد وپیش کے محلوں اور پھاٹکوں میں عام لوگوں کی زمینیں اور جاگیریں تھیں جو ایک جانب بازار ابو احمد تک اور دوسری جانب دجلہ اور اُس کے قرب وجوار تک چلی گئی تھیں۔ ان تمام جاگیروں کا سلسلہ دفتر اعلیٰ مالیات تک پہنچتا تھا، جو اسی بڑی سڑک پر واقع تھا۔

اس شارع اعظم پر خراسانی سپہ سالاران افواج مثلاً ہاشم بن بانیجور، عجیف بن عنبسہ، حسن بن علی المامونی، ہارون بن نعیم اور حرام بن غالب کی جاگیریں واقع تھیں۔

حرام کی جاگیر کے عقب میں خلیفہ کے عام وخاص سواری کے گھوڑوں کے اصطبل تھے جرام اور اس کا بھائی یعقوب ان کا نگراں تھا۔ ایک چوک میں سبزی فروشوں کی زمینیں تھیں اور ایک چوک میں غلاموں کا بازار تھا، جہاں سے مختلف راستے پھٹتے تھے، ان راستوں پر غلاموں کے چھوٹے چھوٹے مکانات، بالا خانے اور دکانیں تھیں، اس کے بعد کوتوالی اور سنٹرل جیل تھی۔

اس سڑک کے دائیں بائیں لوگوں کے مکانات اور عام تجارتوں اور صنعتوں کے بازار تھے۔ یہ سلسلہ خشبہ بابک تک چلا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ سب سے بڑا بازار تھا جس میں رہائشی مکانات نہیں تھے۔ صرف بازار تھا یہاں ہر چیز کی تجارت علیحدہ علیحدہ اور ہر حرفت وصنعت والے جدا جدا تھے، پھر قدیم جامع مسجد تھی، جس میں متوکل کے زمانہ تک برابر جمع ہوتا رہا اور جب آبادی بڑھ گئی اور مسجد ناکافی ہوئی تو اس کو منہدم کر کے ایک اور بہت وسیع جامع مسجد حیر کی جانب بنوائی۔ ایک جانب جامع مسجد اور بڑے بڑے بازار تھے اور دوسری جانب جاگیریں، مکانات اور معمولی چیزوں کے بازار مثلاً نبیذ، ہریسہ اور دوسرے مشروبات۔ اس کے بعد راشد مغربی اور مبارک مغربی کی جاگیریں اور مبارک کا چھوٹا بازار اور کوہ جعفر خیاط واقع تھا۔ اسی میں جعفر کی جاگیر تھی۔ اس کے بعد ابوالوزیر کی پھر عباس بن علی بن مہدی کی پھر عبدالوہاب بن علی بن المہدی کی جاگیریں تھیں یہی سڑک اور آگے تک جاتی تھی آگے جا کر اس میں عام لوگوں کی جاگیریں واقع تھیں اور ہارون بن معتصم کے قصر پر جا کر ختم ہوتی تھی یہ قصر دارالعامۃ کے پاس تھا۔ اسی قصر میں یحییٰ بن اکثم متوکل کے عہد میں آکر مقیم ہوئے تھے جبکہ مامون نے انھیں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) بنایا تھا۔ اس کے بعد باب العامۃ اور خلیفہ کا محل تھا۔ دارالعامہ میں دو شنبہ اور پنجشنبہ کو دربار عام ہوتا تھا (اس تحقیق کے مطابق جو کھنڈرات آج کل قصر خلیفہ کے نام سے مشہور ہیں یہ دراصل قصر معتصم اور ایوان اعظم کے مٹے ہوئے نشانات ہیں جن کو باب عامہ کہا جاتا تھا) اس کے بعد عام وخاص خزانے تھے اور اسی کے متصل مسرور سمانہ خادم ناظر خزانہ کی جاگیر تھی،

اور اس کے بعد قرتاس خادم خراسانی کی اور پھر ثابت خادم کی اور پھر ابوالجفا، خادم اور دوسرے خدام بزرگ کی جاگیریں تھیں۔ یہ سُرّمن رای کی پانچ بڑی سڑکوں میں سے ایک شارع اعظم سے متعلقہ آبادی کا حال ہے۔

۲۔ شارع ابواحمد۔ یہ دوسری سڑک شارع ابواحمدؒ کے نام سے مشہور ہے۔ ابواحمد رشید کا بیٹا تھا۔ یہ سڑک مشرق میں بختیشوع طبیب کی حویلی سے شروع ہوتی تھی۔

(بختیشوع سریانی خاندان کا ایک بہت بڑا معزز رکن اور طب میں خاص شہرت ورفعت کا مالک تھا، بختیشوع اور اسی جیسے حکماء علوم قدیمہ یونانیہ اور علوم اسلامیہ کے درمیان مرکز اتصال اور ذریعہ تعارف تھے)۔

بختیشوع نے یہ حویلی متوکل کے عہد میں بنوائی تھی۔ اس کے بعد سپہ سالاران خراسان اور ان کے احباب عرب اور اہل قم، اصفہان، قزوین، جبل، آذربیجان وغیرہ کی جاگیریں جنوب میں دائیں جانب قبلہ کے رُخ پر واقع تھیں اور شارع اعظم سر بجہ سے مل گئی تھیں، اور شمال میں پشت قبلہ کی جانب شارع ابواحمد تک چلی گئی تھیں۔ ہیڈ آفس مالیات، جاگیر عمر، نیز تمام سرکاری (سکریٹریٹ کے) ملازمین کے مکانات اور ابواحمد بن الرشید کی جاگیر شارع اعظم کے وسط میں واقع تھیں، اور مغرب کی جانب آخری حصہ میں جس کو وادی ابراہیم کہتے تھے، ابن ابی داؤد، فضل بن مروان، محمد بن عبدالملک زیات، ابراہیم بن رباح کی جاگیریں شارع اعظم پر واقع تھیں۔ سڑک اور اُس سے متعلقہ محلوں میں دائیں بائیں جاگیروں کا سلسلہ بغا صغیر کی جاگیر تک چلا گیا تھا۔ اس کے بعد علی الترتیب بغا کبیر، سیما دمشقی، برش وصیف اور ایتاخ کی جاگیریں تھیں، اور یہ سلسلہ باب البستان اور قصور خلافت تک پھیلا ہوا تھا۔

(باقی)